جانوروں کے کارٹون والے کپڑے بچوں کو پہننا کیسا؟

مجیب: مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر:05

تاریخ اجراء: 01رمضان المبارک1435ھ/31مئی2014ء

دارالافتاءاہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بچوں کو ایسے کپڑے جن پر بلی، کتاوغیرہ جانوروں کے واضح کارٹون بنے ہوتے ہیں، ایسے کپڑے بچوں کو پہنانا، جائز ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کارٹونز کی تصویر کسی زندہ وجاندار کی حکایت کرے تو وہ کارٹون جاندار کی تصویر کے حکم میں ہے اور کسی جاندار کی تصویر جس میں اس کا چہرہ موجود ہو اور اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضا کی تفصیل ظاہر ہو، اس طرح کی تصویر جس کپڑے پر ہو اس کا پہننا اور پہنانا سب ناجائز وگناہ ہے۔

بحرالرائق شرح کنزالدقائق میں ہے ''ولبس ثوب فیہ تصاویر لانہ یشبہ حامل الصنم فیکرہ وفی الخلاصۃ وتکرہ التصاویر علی الثوب صلی فیہ اولم یصل وھذہ الکراھۃ تحریمیۃ''ترجمہ: اور ایسا کپڑا پہننا جس میں تصاویر ہوں مکروہ ہے اس لئے کہ اس میں بت اٹھانے والے کے ساتھ مشابہت ہے اور خلاصہ میں ہے کہ تصاویر والے کپڑے میں نماز پڑھے یا نہ پڑھے مکروہ ہے اور یہ کراہت تحریمی ہے۔(البحرالرائق شرح کنز الدقائق، جلد2، صفحہ29، دارالکتاب الاسلامی، بیروت)

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: ''کسی جاندار کی تصویر جس میں اس کا چہرہ موجود ہو اور اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے سے دیکھیں تو اعضا کی تفصیل ظاہر ہو، اس طرح کی تصویر جس کپڑے پر ہو اس کا پہننا، پہنانا یا بیچنا، خیرات کرنا سب ناجائز ہے، اور اسے پہن کر نماز مکروہ تحریمی ہے جس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ ایسے کپڑے پر سے تصویر مٹا دی جائے یا اس کا سر یا چہرہ بالکل محو کر دیا جائے۔ اس کے بعد اس کا پہننا، پہنانا، بیچنا، خیرات کرنا، اس سے نماز، سب جائز ہو جائے گا۔ اگر وہ ایسے پکے رنگ کی ہو کہ مٹ

نہ سکے دھل نہ سکے تو ایسے ہی پکے رنگ کی سیاہی اس کے سر یا چہرے پر اس طرح لگادی جائے کہ تصویر کا اُتنا عضو محو ہو جائے صرف یہ نہ ہو کہ اتنے عضو کا رنگ سیاہ معلوم ہو کہ یہ محو و منافی صورت نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔" (فتاوی رضویہ شریف، جلد24، صفحہ567، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

جو چیز خود پہننا ناجائز ہو وہ چیز کسی نابالغ کو پہنانا بھی ناجائز ہے، چنانچہ بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے: "وکرہ الباس ذھب وحریر صبیا لان التحریم لماثبت فی حق الذکور وحرم اللبس حرم الالباس کالخمر لما حرم شربھا حرم سقیھا للصبی" ترجمہ: چھوٹے بچوں کو سونے والا اور ریشمی لباس پہننا مکروہ (تحریمی) ہے اس لئے کہ مردوں کے حق میں حرمت ثابت ہو گئی ہے اور جس کا پہننا حرام ہے اس کا پہنانا بھی حرام ہے جیسا کہ شراب جب اس کا پینا حرام ہے تو بچے کو اس کا پلانا بھی حرام ہے۔ (البحر الرائق شرح کنز الدقائق، جلد8، صفحہ217، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

البتہ کوئی ایسا کارٹون ہو جو کسی جاندار و زندہ کی حکایت نہ کرتا ہو بلکہ فرضی و خیالی بے جان اشیاء جیسے کوئی ڈبہ وغیرہ دوڑتا دکھائی دے تو ایسا کپڑا پہننا، پہنانا وغیرہ جائز ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم